© rasailojaraid.com

عبدالرشید عراقی

امام ابن ماجہؒ

سنہ ۲۰۹ھ تا سنہ ۲۷۳ھ

نام و نسب نام محمد، ابو عبداللہ کنیت، القزوینی نسبت اور ابن ماجہ عرف ہے۔[1]

پیدائش آپ سنہ ۲۰۹ھ میں قزوین میں جو ایران کا مشہور شہر ہے، پیدا ہوئے۔[1]

تحصیل علم جب آپ نے ہوش سنبھالا تو آپ کا شہر قزوین علم و فضل کا گہوارہ تھا۔ بڑے بڑے جید علمائے کرام اور اساطین فن قزوین میں موجود تھے۔ جنھوں نے قزوین میں قرآن و حدیث کی شمع روشن کی ہوئی تھی۔ چنانچہ امام صاحب نے ان سے استفادہ کیا۔ قزوین میں آپ کے اساتذہ یہ تھے۔

علی بن محمد ابو الحسن طنافسی (م سنہ ۲۳۳ھ) عمرو بن رافع ابو حجر بجلی (م سنہ ۲۳۷ھ) اسمٰعیل بن ابو سہل قزوینی (م سنہ ۲۴۷ھ) ہارون بن موسیٰ تمیمی (م سنہ ۲۴۸ھ) محمد بن ابی خالد قزوینی۔[2]

سماع حدیث کے لیے سفر ۲۱ سال کی عمر میں تحصیل علم حدیث کے لیے مختلف شہروں کا سفر کیا۔ مورخ ابن خلکان اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

کہ آپ نے عراق، بصرہ، کوفہ، بغداد، شام، مصر، رے اور خراسان کا سفر کیا۔[3]

شیوخ و اساتذہ قزوین میں جو اساتذہ اور شیوخ آپ کے ہیں وہ تو آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ دوسرے شہروں میں جو آپ کے اساتذہ و شیوخ تھے ان میں سے چند ایک کے نام حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م سنہ ۱۲۳۹ھ) نے تحریر فرمائے ہیں۔ ویسے ان کے شیوخ و اساتذہ کا استقصا دشوار ہے اور آپ کے اساتذہ یہ ہیں۔

---

[1] وفیات الاعیان جلد ۲ صفحہ ۳۷۵ [2] بستان المحدثین صفحہ ۱۱۲ [3] تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۵۳۱

[4] وفیات الاعیان، تہذیب التہذیب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جبارہ بن المغلس، ابراہیم بن المنذر، ابن نمیر، ہشام بن عمار اور ابو بکر بن شیبہ[1]۔

تلامذہ آپ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے۔ تاہم چند مشہور تلامذہ یہ ہیں:
علی بن سعید بن عبداللہ العسکری، ابراہیم بن دینار الجرشی الہمدانی، احمد بن ابراہیم قزوینی، ابو الطیب محمد بن روح شعرانی، اسحاق محمد بن قزوینی، جعفر بن ادریس، حسین بن علی، سلیمان بن یزید قزوینی، محمد بن عیسیٰ صغار، ابو الحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ قزوینی
یہ سب اپنے وقت کے جید عالم اور اساطین فن تھے[2]۔

امام ابن ماجہ کے بارے میں علماء و معاصرین کی رائے مورخ ابن خلکان فرماتے ہیں:
آپ امام حدیث تھے[3]۔

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں:
امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ صاحب کتاب السنن ہیں۔ وہ علم اور عمل میں یکتا تھے اور اتباع سنت میں اپنا ایک مقام رکھتے تھے[4]۔

محدث ابو یعلی خطیب فرماتے ہیں:
کہ علمائے کرام اس پر متفق ہیں کہ ابن ماجہ ثقہ ہیں اور حفظ حدیث میں بہت معروف تھے[5]۔

امام صاحب کا مسلک امام ابن ماجہ کے مسلک کے بارے میں بھی ائمہ کرام اور محدثین کا اتفاق نہیں ہے۔ امام ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں۔
کہ امام ابن ماجہ حنبلی المسلک تھے[6]۔

اور مولانا سید انور شاہ کشمیری (م ۱۹۳۴ء) فرماتے ہیں۔
کہ امام ابن ماجہ شافعی المسلک تھے[7]۔

تصنیفات مورخین نے امام صاحب کی بہت سی کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ التفسیر و التاریخ والسنن کے متعلق ائمہ کرام نے تصریح کی ہے۔

---

[1] بستان المحدثین صد ۱۲۵ [2] تہذیب التہذیب [3] وفیات الاعیان جلد ۳ صد ۳۰۸
[4] البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ صد ۵۲ [5] تہذیب التہذیب [6] الانصاف۔
[7] معارف السنن جلد ۱ صد ۲۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ اور علامہ سیوطی نے اتقان میں اور ابن خلکان نے تاریخ میں امام صاحب کی تصانیف کا ذکر کیا ہے۔

سنن ابن ماجہ

سنن ابن ماجہ دو حیثیتوں کے اعتبار سے تمام صحاح سے ممتاز ہے۔ ایک حسن ترتیب یعنی جس خوبی اور عمدگی کے ساتھ احادیث کو باب وار بغیر کسی تکرار کے اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے دوسری کتابوں میں بیان نہیں کیا گیا۔

سنن ابن ماجہ اور اس کی خصوصیات

سنن ابن ماجہ کی افادیت و اہمیت پر علماء و محدثین کا اتفاق ہے۔

۱۔ مورخ ابن العماد حنبلی صحیح ابن حبان کے متعلق فرماتے ہیں۔

اکثر ناقدین فن اس رائے پر ہیں کہ ان کی صحیح سنن ابن ماجہ سے صحیح تر ہے[۱] لیکن اس صحیت کے باوجود اس کتاب کو وہ مقام حاصل نہیں ہو سکا جو ابن ماجہ کو حاصل ہوا۔

۲۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۲۹ھ) امام ابو زرعہ کا ایک قول نقل کرتے ہیں۔

کہ اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو فنِ حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات بے کار اور معطل ہو جائیں گی[۲]

اور شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ امام ابو زرعہ کا قول نقل کر کے فرماتے ہیں:

و فی الواقع از حسن ترتیب و سرد احادیث بے تکرار و اختصار آنچہ ایں کتاب دارد ہیچ یک از کتب ندارد[۳]

اور فی الواقع ترتیب کی خوبی اور بغیر کسی تکرار کے احادیث کا لے آنا۔ اور اختصار جو یہ کتاب رکھتی ہے کوئی کتاب نہیں رکھتی۔

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

وھو کتاب مفید التبویب فی الفقہ۔[۴]

یہ مفید کتاب ہے اور مسائل فقہ کے لحاظ سے نہایت عمدہ تبویب ہے۔

---

[۱] شذرات الذہب فی اخبار من ذہب از ابن العماد، ترجمہ ابن حبان [۲] بستان المحدثین ص ۱۲۲ [۳] ایضاً

[۴] الباعث الحثیث الی معرفۃ علوم الحدیث ص ۲۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

وکتابه فی السنن جامع جید[1]

ان کی کتاب سنن (احکام) میں نہایت عمدہ جامع ہے۔

شروح و تعلیقات سنن ابن ماجہ پر بڑے بڑے علماء اور اہل فن نے شروح و تعلیقات لکھی ہیں۔ مولانا عبدالرشید نعمانی نے ۹ شروح و تعلیقات کا ذکر کیا ہے[2] جن میں چند ایک مشہور کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ مصباح الزجاجہ شرح سنن ابن ماجہ از علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)
یہ ایک مختصر سا حاشیہ ہے۔ شیخ علی بن سلیمان نے اس کا اختصار کیا ہے جو نور مصباح الزجاجہ کے نام سے مصر میں طبع ہو چکا ہے[3]

۲۔ مفتاح الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ (عربی) از شیخ محمد بن عبداللہ العلوی (م ۱۳۶۶ھ)
یہ بھی حاشیہ ہے جو بہت مفید اور علمی ہے۔ پہلے اصح المطابع لکھنؤ سے شائع ہوا۔ اور اب اردو احیاء السنہ سرگودھا کے زیر اہتمام مولانا عبدالسلام محمد صدیق صاحب نے شائع کیا ہے۔

۳۔ رفع الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ (عربی) از مولانا عبدالسلام بستوی (م ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء)
سنن ابن ماجہ کی شرح ہے۔ (غیر مطبوعہ)[4]

۴۔ شرح سنن ابن ماجہ (عربی) از مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ)
سنن ابن ماجہ کی شرح (غیر مطبوعہ) ص ۲

۵۔ رفع الحاجہ شرح ابن ماجہ (اردو) از مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ)
۴ ہزار سے زاید احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فقہی احکام و مسائل کا بہترین مجموعہ ہے[5]

مطبوعہ ہے اور اب دوبارہ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور نے شائع کیا ہے۔

وفات امام ابن ماجہ کی وفات خلیفہ المعتمد علی اللہ عباسی کے عہد میں ہوئی۔ حافظ محمد بن طاہر مقدسی فرماتے ہیں۔

---

[1] تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۵۳۱ [2] ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۲۴۵/۲۴۶
[3] ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۲۴۶ [4] تراجم علمائے حدیث ہند جلد اول ص ۴۷
[5] ہندوستان میں علمائے اہل حدیث کی علمی خدمات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"میں نے قزوین میں امام ابن ماجہ کی تاریخ کا نسخہ دیکھا تھا۔ یہ عہد صحابہ سے لے کر ان کے زمانے تک کے رجال اور امصار کے حالات پر مشتمل ہے اس تاریخ کے آخر میں امام ممدوح کے شاگرد جعفر بن ادریس کے قلم سے حسب ذیل تحریر ثبت تھی۔

ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ نے دوشنبہ کے دن انتقال فرمایا اور سہ شنبہ ۲۲ رمضان المبارک سنہ ۲۷۳ھ کو دفن کیے گئے۔ اور میں نے خود ان سے سنا۔ فرماتے تھے: میں سنہ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوا ــــــ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی [1]

[1] شروط الائمۃ السنۃ بحوالہ ابن ماجہ اور علم حدیث ص۱۲۳۔

© rasailojaraid.com